سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

لیونگ میڈیا انڈیا لمیٹڈ۔اور دیگر وغیرہ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

28 اکتوبر 1998

(کے۔وینکٹا سوامی اور ایس۔راجندر بابو، جسٹسز)

محصول ایکٹ، 1962:

دفعہ 25(1)-محصول ڈیوٹی-رقم کی واپسی-قابل واپسی رقم پر سود۔گلیجڈ نیوز پرنٹ-نیوز میگزین میں استعمال شدہ-نوٹیفکیشن نمبر 49/89 محصول مورخہ 1.3.1989-درآمد شدہ 'گلیجڈ نیوز پرنٹ' پر 30 فیصد تخمیناً اشتہارات پر محصول ڈیوٹی عائد کرنا-فریقین کے درمیان محصولات کو 15 فیصد تک لانے کے لیے بندوبست تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر منعقد کیا گیا کہ نیوز میگزین کی قیمت فروخت کی قیمت سے زیادہ ہے اور نقصان کی تلافی اشتہارات سے کی جاتی ہے، جس کا ڈیوٹی کی واپسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے، درخواست کنندگان وصول شدہ اضافی ڈیوٹی کی واپسی کے حقدار ہیں-تاہم، درخواست کنندگان واپسی پر سود کا حقدار نہیں-"غیر منصفانہ افزودگی" کا اصول۔

1.3.1989 سے پہلے، درآمد شدہ گلیجڈ نیوز پرنٹ پر محصول ڈیوٹی، جو نیوز میگزین کی اشاعت میں استعمال ہوتی تھی، 550 روپے فی میٹرک ٹن وصول کی جا رہی تھی۔مدعا علیہ-یونین آف انڈیا نے محصولز ایکٹ 1962 کی دفعہ 25(1) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے نوٹیفکیشن نمبر 49/89 محصولز مورخہ 1.3.1989 جاری کیا جس میں مذکورہ مد پر 30 فیصد ایڈ ویلورم پر محصول ڈیوٹی عائد کی

گئی۔نوٹیفکیشن کوموجودہ عرضی درخواستوں میں چیلنج کیا گیا تھا۔دریں اثنا جواب دہندگان نے 550 روپے فی میٹرک ٹن پر محصول ڈیوٹی کو 25.1.1990 سے بحال کیا۔اس طرح فریقین کے درمیان تنازعہ 1.3.1989 سے 25.1.1990 تک 30 فیصد محصول ڈیوٹی کے نفاذ کے حوالے سے رہا۔جب عدالت میں درخواست کی سماعت ہوئی تو یہ تجویز پیش کی گئی کہ مرکزی حکومت خود اس معاملے پر دوبارہ غور کرے اور کیس ملتوی کر دیا گیا۔

جواب دہندگان کی جانب سے ایک بیان حلفی دائر کیا گیا تھا جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ 1.3.1989 سے 24.1.1990 کی مدت کے دوران درخواست کنندگان کے ذریعے درآمد/کلیئر کیے گئے چمکدار نیوز پرنٹ پر بنیادی محصول ڈیوٹی 30 فیصد کے بجائے 15 فیصد تخمینہ اشتہارات پر لی جائے گی اور پہلے سے ادا کردہ ڈیوٹی کی واپسی کا کوئی بھی دعوی ایکٹ توضیعات کے تابع ہوگا۔درخواست کنندگان کی تحریری درخواست نمبر 1103/89 نے ایک بیان حلفی دائر کیا جس میں کہا گیا کہ محصول ڈیوٹی میں کمی کی پوری بنیاد اخبار کی صنعت پر معاشی بوجھ کو کم کرنا ہے؛ کہ درآمد شدہ چمکدار نیوز پرنٹ نیوز میگزینوں کی پرنٹنگ اور اشاعت میں استعمال ہوتا تھا اور نیوز پرنٹ کی لاگت نیوز میگزینوں کی پرنٹنگ کے لیے استعمال ہونے والے خام مال پر مشتمل ہوتی تھی ۔لیکن اس پر ڈیوٹی کا بوجھ کبھی بھی صارفین سے وصول نہیں کیا گیا، کیونکہ نیوز میگزینوں کی صنعتی عمل کی لاگت اس کی خوردہ قیمت سے تجاوز کر گئی اور نیوز میگزینوں کی معاشی بقا کا انحصار اشتہارات کے ذریعے پیدا ہونے والی آمدنی پر ہوتا ہے؛ اور اس لیے درخواست کنندگان کو ڈیوٹی کی واپسی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔عدالت نے مدعا علیہان کو درخواست کنندگان کے موقف کے حوالے سے جوابی بیان حلفی داخل کرنے کی ہدایت کی۔لیکن کوئی جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا گیا اور یہ دعوی کیا گیا کہ محصول ڈیوٹی کے 50 فیصد کی واپسی کے سوال کا فیصلہ مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ کے پیش نظر کیا جائے گا۔

درخواست کنندگان کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ درخواست کنندگان کی طرف سے تحریری پٹیشن نمبر 1103/89 میں دائر بیان حلفی میں موجود بیان غیر متزلزل رہا کیونکہ جواب دہندگان نے اس کے خلاف کوئی حلف نامہ داخل نہیں کیا۔لہذا، مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ میں طے شدہ قانون کو نافذ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا، اور اس طرح درخواست گزار غیر مشروط رقم کی واپسی کے حقدار تھے۔رٹ پٹیشن نمبر 931 / 89 میں درخواست کنندگان کے لیے مزید دلیل دی گئی کہ وہ بھی سود کے حقدار ہیں۔

تحریری درخواستوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1: جواب دہندگان 1.3.89 سے 24.1.90 کی مدت کے دوران درخواست کنندگان کے ذریعے درآمد/کلیئر کیے گئے چمکدار نیوز پرنٹ پر 15 فیصد ایڈ ویلورم کی حد تک محصول ڈیوٹی عائد کرنے اور وصول کرنے کے حقدار ہیں۔ [443-ای]

1.2۔ تحریری پٹیشن نمبر 1103/89 میں درخواست کنندگان کے بیان حلفی سے یہ واضح ہے کہ نیوز میگزین کو نکالنے کے لیے خام مال کی قیمت اس کی خوردہ فروخت قیمت سے زیادہ ہے۔ یہ صرف اشتہار کے ذریعے ہوتا ہے، جس کا ڈیوٹی کی واپسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا نقصان کی تلافی کی جاتی ہے اور منافع کمایا جاتا ہے۔ مزید برآں، موقع دیے جانے کے باوجود، حقیقت کا یہ گوشوارہ غیر متزلزل رہتا ہے اور اس طرح جواب دہندگان اسے قبول کرتے ہیں۔ لہذا، ان معاملات کے حقائق پر درخواست گزار ایسے معاملات میں رقم کی واپسی کے حقدار ہیں جہاں انہوں نے 15 فیصد سے زیادہ محصول ڈیوٹی ادا کی ہے، اور اس طرح کی رقم کی واپسی ایکٹ توضیعات کے تابع نہیں ہوگی۔ جواب دہندگان کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ غیر منصفانہ افزودگی کے اصول کی بنیاد پر درخواست کنندگان کے کسی بھی بیان حلفی پر اصرار کیے بغیر درخواست کنندگان کو اضافی محصول ڈیوٹی واپس کریں۔ تحریری درخواست نمبر 272/ 90 میں پیش کردہ بینک گارنٹی، اگر کوئی ہو، خارج ہو جائے گی۔

[D-E؛A-B-443؛G-H-442]

مفتلال انڈسٹریز بنام یونین آف بھارت، (1997) 5 ایس سی سی 536، لاگو نہیں ہوا۔

2۔ جہاں تک سود کے دعوے کا تعلق ہے، ان معاملات میں ادا کی گئی اضافی رقم کی واپسی کا معاملہ فریقین کے درمیان بندوبست سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا، انٹرسٹ ایکٹ، 1978 یا محصولز ایکٹ، 1962 کی دفعہ 27اے توضیعات کا کوئی کردار نہیں ہوگا۔ اس حکم کے مطابق جواب دہندگان کی طرف سے رقم کی واپسی پر سود کا دعوی مسترد کر دیا جاتا ہے۔ [443-سی-ڈی]

دیوانی اصل عدالتی تحریری درخواست (سی) نمبر 1103 آف 1989 وغیرہ۔وغیرہ۔

(آئین ہند کے زیر آرٹیکل 32 کے تحت۔)

ایچ۔این۔سالیو بنام، ڈاکٹر وی۔گوری شنکر، کیلاش، واسدیو، سشیل دت ساگوان، ایس۔راجپا، دھرو مہتا، فضل انم، ای ایم۔ایس۔انم، کے۔وی۔موہن، پی۔آر۔سیتا رامن، اے۔سبّا راو، این۔کے۔باجپائی، (ہیمنت شرما) پی پرمیشورن کے لیے، ایس۔ڈبلیو۔اے قادری، ایس۔کے۔دیویدی، ڈی۔این۔مشرا اور آر۔بی۔مشرا، حاضر فریقین کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وینکٹا سوامی، جسٹس۔ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت ان تمام تحریری درخواستوں میں، درخواست کنندگان نے نوٹیفکیشن نمبر 49/89 محصولز مورخہ 1.3.1989 کے آئینی جواز کو چیلنج کیا ہے۔مذکورہ نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا لیکن محصولز ایکٹ کی دفعہ 25(1) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے۔اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کے تحت جواب دہندگان نے درآمد شدہ 'گلیجڈ نیوز پرنٹ' پر 30 فیصد تخمینہ اشتہارات پر محصول ڈیوٹی عائد کی ہے جو نیوز میگزین کی اشاعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اس کے بعد کے کچھ واقعات کے پیش نظر ہمیں اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کے آئینی جواز میں جانے سے راحت ملی ہے۔جب کہ یہ تحریری درخواستیں زیر التواء تھیں، اس عدالت نے 12.12.1996 کے ایک حکم نامے کے ذریعے مندرجہ ذیل حکم منظور کیا:-

"ہم نے تحریری درخواست کنندگان کے فاضل وکیل مسٹر آر۔ایف۔نریمن کے ابتدائی دلائل سن لیے ہیں۔جو کچھ کہا گیا ہے اس پر غور کرتے ہوئے، ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک مناسب معاملہ ہے جہاں مرکزی حکومت کو خود اس معاملے پر غور کرنا چاہیے۔مسٹر نریمن کا کہنا ہے کہ ایک مناسب نمائندگی کی جائے گی اور مدعا علیہ کے فاضل وکیل مسٹر جوزف ویلاپلی کا کہنا ہے کہ اس پر غور کرنے کے لیے ایک معاون سفارش بھی کی جائے گی۔ 8 ہفتوں کے لیے روک دیا گیا۔"

مندرجہ بالا حکم کے مطابق، جواب دہندگان 15.1.98 پر ایک بیان حلفی کے ساتھ آگے آئے جس میں انہوں نے مندرجہ ذیل طریقے سے معاملے کو حل کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا:۔

پیرا 3 ۔

"(اے) 1/3/89 سے 24/1/90 کی مدت کے دوران درخواست کنندگان کے ذریعے درآمد/کلیئر کیے گئے چمکدار نیوز پرنٹ پر بنیادی محصول ڈیوٹی 30 فیصد تخمینہ اشتہارات کے بجائے 15 فیصد تخمینہ اشتہارات کے حساب سے وصول کی جائے جو اس مدت کے دوران دوسری صورت میں قابل وصول ہو۔

(ب) مذکورہ بالا بنیاد پر درخواست کنندگان بقایا ڈیوٹی ادا کرتے ہیں اگر ان کی طرف سے ادا کردہ ڈیوٹی کا تخمینہ 15 فیصد تخمینہ اشتہارات سے کم بنیادی محصول ڈیوٹی کی شرح کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔

(ج) اگر درخواست کنندگان کی طرف سے پہلے سے ادا کی گئی ڈیوٹی کی واپسی، مذکورہ بالا ذیلی پیرا گراف (اے) کے ضوابط سے پیدا ہوتی ہے، تو اس طرح کی واپسی کی ادائیگی محصولز ایکٹ، 1962 توضیعات کے تابع ہوگی کیونکہ وہ اس وقت باہر نکل رہے ہیں۔

(د) مذکورہ بالا تجاویز صرف درخواست کنندگان کے درآمد کردہ سامان پر لاگو ہوں گی۔

اس عدالت کے 12.12.1996 کے عبوری احکامات کی روشنی میں اور 15.1.1998 پر جواب دہندگان کی جانب سے دائر بیان حلفی کی روشنی میں، W. P. 1103/89 میں درخواست گزار نے ایک حلف نامہ دائر کیا ہے، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے:۔

" میں کہتا ہوں کہ حکومت بھارت کی یہ دلیل کہ کوئی بھی رقم واپسی باب پنجم توضیعات کے تحت یا بصورت دیگر محصولز ایکٹ کے تحت کی جائے گی جیسا کہ اس وقت غلط فہمی ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار نے مذکورہ جعلسازی کے آئینی جواز کو جلد از جلد چیلنج کیا ہے۔ اس معزز عدالت نے فریقین کو سننے کے بعد حکومت بھارت کو آئین ہند کے آرٹیکلز 19(1)(اے) کے تناظر میں مذکورہ بالا معاملے پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت کی۔ اس بنیاد پر حکومت نے چمکدار نیوز پرنٹ پر ڈیوٹی کا بوجھ کم کیا ہے۔ اس لیے محصول ڈیوٹی میں کمی کی پوری بنیاد اخبار کی صنعت پر معاشی بوجھ کو کم کرنا ہے۔ ان حالات میں کسی بھی بنیاد پر رقم کی واپسی سے انکار کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ دوسرا کسی بھی صورت میں، یہ کہا جاتا ہے کہ ڈیوٹی گلیجڈ نیوز پرنٹ کی درآمد سے متعلق ہے۔ یہ چمکدار نیوز پرنٹ نیوز میگزین کی پرنٹنگ اور اشاعت میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ نیوز میگزین کی ہر کاپی کی صنعتی عمل کی لاگت اس کی خوردہ فروخت کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اخبارات اور نیوز میگزینوں کی معاشی بقا کا انحصار نہ صرف اخبار/ نیوز میگزین کے ہر شمارے کی فروخت پر حاصل ہونے والی قیمت پر ہوتا ہے بلکہ اشتہارات کے ذریعے پیدا ہونے والی دیگر آمدنی پر بھی ہوتا ہے جس کا ڈیوٹی کی واپسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ لہذا یہ پیش کیا جاتا ہے کہ نیوز پرنٹ کی لاگت نیوز میگزین کی پرنٹنگ کے لیے استعمال ہونے والے خام مال پر مشتمل ہوتی ہے اور تاہم اس پر ڈیوٹی کا بوجھ کبھی بھی صارفین/ صارفین سے وصول نہیں کیا گیا۔ لہذا، ان بنیادوں پر، درخواست کنندگان کو ڈیوٹی کی واپسی سے انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ یونین آف بھارت کی طرف سے دائر بیان حلفی میں تجویز کیا گیا ہے۔

(زور دیا گیا)

جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ بندوبست کی مذکورہ بالا قیبود اور ڈبلیو پی 1103/89 میں درخواست گزار کی طرف سے دائر بیان حلفی کی روشنی میں، ان تحریری درخواستوں کو دوبارہ نمٹانے کے لیے لیا گیا جب اس عدالت نے دونوں طرف سے پیش وکیل کے دلائل سننے کے بعد 26.2.1998 پر درج ذیل حکم منظور کیا: -

"ڈبلیو۔ پی۔(C) نمبر 1103/89 : درخواست کنندگان کی جانب سے انیل مہرا کا حلف نامہ حکومت بھارت کی جانب سے وزارت خزانہ، محکمہ محصول کی انڈر سکریٹری محترمہ رنجنا جھا کے بیان حلفی میں حکومت بھارت کی جانب سے کی گئی تجویز کے جواب میں دائر کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ درخواست گزار حکومت بھارت کی پیشکش سے متفق ہیں اور گلیجڈ نیوز پرنٹ کی درآمد پر ان کی طرف سے ادا کردہ محصول ڈیوٹی کا 50 فیصد واپس مانگتے ہیں جب کہ مذکورہ نوٹیفکیشن مکمل طور پر نافذ تھا اور یہ کہ مذکورہ قبولیت درخواست کنندگان کی اس دلیل پر جانبداری کے بغیر ہے کہ مذکورہ محصول غیر آئینی ہے۔

ڈبلیو پی (سی) نمبر 284/90 میں درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری کیلاش واسدیو کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں درخواست گزار بھی اسی قیود میں مذکورہ پیشکش کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ڈبلیو۔ پی۔(C) نمبر 931/89 : درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل ڈاکٹر وی۔ گوری شنکر کا کہنا ہے کہ درخواست گزار اس پیشکش سے متفق ہیں لیکن وہ پیش کرتے ہیں کہ درخواست کنندگان کو اضافی رقم پر سود بھی ادا کیا جانا چاہیے جو انہیں مذکورہ پیشکش کی بنیاد پر واپس کیا جانا ہے۔

درخواست کنندگان کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ وہ حکومت بھارت کی اس شرط سے متفق نہیں ہیں کہ رقم کی واپسی محصولز ایکٹ توضیعات کے تابع ہوگی جیسا کہ اس وقت موجود ہے۔

یونین آف انڈیا کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری باجپائی کی درخواست کنندگان کی طرف سے پیش کی گئی مذکورہ تجاویز پر غور کرنے کے لیے حکومت ہند سے چھ ہفتوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ وقت کے لیے استدعا کی منظوری ہے۔ اگر یونین آف بھارت مذکورہ تجویز سے متفق نہیں ہے تو حکومت کو اس تاریخ سے پہلے جوابی حلف نامے داخل کرنے چاہئیں تاکہ معاملات کو میں تحریری پر سنا جاسکے۔

چھ ہفتوں کے بعد تمام تحریری درخواستوں کو درج کریں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ڈبلیو پی 1103/89 میں درخواست کنندگان کی جانب سے دائر کیے گئے مذکورہ بالا بیان حلفی کی روشنی میں، عدالت نے جواب دہندگان کو مذکورہ بیان حلفی کا جوابی مقدمہ دائر کرنے کا موقع دیا۔ جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے علمی وکیل نے واضح طور پر کہا کہ جواب دہندگان کی طرف سے جوابی بیان حلفی دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد، اس عدالت نے 1.9.1998 پر مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:۔

”یونین آف بھارت کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری باجپائی کا کہنا ہے کہ یونین آف انڈیا درخواست کنندگان کی طرف سے کی گئی پیشکش کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے جیسا کہ اس عدالت کی طرف سے مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ بنام یو۔او۔آئی۔[1997] 5ایس سی سی 536 میں مقرر کردہ قانون کے پیش نظر محصول ڈیوٹی کے 50 فیصد کی واپسی کے حوالے سے تاریخ 1 کے حکم میں درج ہے۔ جناب باجپائی یہ بھی کہتے ہیں کہ یو او آئی کی جانب سے جوابی بیان حلفی داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محترمہ رنجنا جھا کی تاریخ 14.1.1998 کا بیان حلفی پہلے ہی موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پیشکش محترمہ رنجنا جھا کے بیان حلفی میں موجود ہے۔ 14.1.1998 درخواست کنندگان پر ڈبلیو پی (سی) نمبر 272/90 سمیت دیگر معاملات میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ عرضی میں درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری کے وی موہن بیان حلفی میں موجود مذکورہ پیشکش پر درخواست کنندگان کے جواب کی نشاندہی کرنے کے لیے دو ہفتوں کا وقت مانگتے ہیں۔

چار ہفتوں کے بعد رکھو۔“

یہ معاملات بالآخر 15.10.1998 پر حتمی تصفیے کے لیے سامنے آئے۔

ڈبلیو پی 931/89 میں درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے معروف فاضل وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے اپنی دلیل کا اعادہ کیا کہ ڈبلیو پی 931/89 میں درخواست گزار 14.1.1998 کے بیان حلفی میں دی گئی رعایت کے مطابق کی جانے والی رقم واپسی پر سود حاصل کرنے کا حقدار ہے اور جواب دہندگان کی جانب سے 15.1.1998 پر دائر کیا گیا ہے۔

مسٹر سالوی، ڈبلیو پی میں درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل ڈبلیو پی 284/90 اور 1103/89 نے 1103/89 میں دائر درخواست کنندگان کے بیان حلفی کی طرف ہماری توجہ مبذول کرانے کے بعد کہا کہ درخواست کنندگان کے بیان حلفی کے خلاف کسی جوابی کی عدم موجودگی میں بیان حلفی کے پیراگراف 9 میں دیے گئے گوشوارہ کو غیر متزلزل سمجھا جانا چاہیے۔ اس غیر متزلزل گوشوارہ کے پیش نظر، مفتلال انڈسٹریز بنام یونین آف انڈیا، [1997] 5 ایس سی سی 536 میں رقم کی واپسی کے معاملات میں غیر منصفانہ افزودگی کے سوال پر قانون نافذ کرنے کا سوال کیس کے حقائق پر بالکل نہیں اٹھے گا اور اس لیے درخواست کنندگان محصول ڈیوٹی کے 15 فیصد سے زیادہ ادا کی گئی محصول ڈیوٹی کی رقم کی غیر مشروط واپسی کے حقدار ہیں۔ درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے دیگر دانشور وکیل نے مسٹر سالوی کی دلیل کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ تمام تحریری درخواست گزار جواب دہندگان کی طرف سے دائر بیان حلفی کے پیش نظر اضافی محصول ڈیوٹی کی غیر مشروط واپسی حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔

ڈبلیو پی 272/90 میں درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر کے وی موہن نے پیش کیا کہ اس معاملے میں درخواست گزار نے درآمد شدہ چمکدار نیوز پرنٹ کو صاف کرنے کے لیے 15 فیصد سے زیادہ محصول ڈیوٹی کی بینک گارنٹی پیش کی ہے۔ جواب دہندگان کی جانب سے دائر بیان حلفی کی روشنی میں، اس عدالت کے احکامات کے مطابق دائر کی گئی بینک گارنٹی کو جاری کیا جانا چاہیے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر باجپائی اور مسٹر سبّا راو نے کہا کہ جواب دہندگان کی طرف سے کوئی جوابی بیان حلفی نہ ہونے کی صورت میں بھی جواب دہندگان کی طرف سے کی جانے والی رقم کی واپسی اس عدالت کی طرف سے مفتلال انڈسٹریز کیس (اوپر) میں مقرر کردہ تناسب سے مشروط ہوگی۔

ہم نے فریقین کی عرضیوں پر احتیاط سے غور کیا ہے اور ڈبلیو پی میں درخواست گزار کی جانب سے دائر حلف نامے اور وزارت خزانہ کی انڈر سکریٹری محترمہ رنجنا جھا کے بذریعے جواب دہندگان کے حلف نامے کا جائزہ لیا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اعتراض شدہ محصول صرف 1.3.89 سے ایک مدت کے لیے نافذ رہا۔ 24.1.90 پر جائیں۔اور 25.1.90 سے، جواب دہندگان نے محصول ڈیوٹی کو 550 روپے فی میٹرک ٹن پر بحال کر دیا جو کہ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کے تحت مقرر کردہ شرح پر پہلے موجود ڈیوٹی تھی۔اس لیے یہ واضح ہے کہ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن سے پہلے اور 25.1.90 کے بعد۔گلیجڈ نیوز پرنٹ پر محصول ڈیوٹی 550 روپے فی میٹرک ٹن تھی۔ڈبلیو پی 1103/89 میں درخواست گزار کے بیان حلفی سے یہ بھی واضح ہے کہ خبروں کے رسالوں کو نکالنے کے لیے خام مال کی قیمت اس کی خوردہ فروخت قیمت سے زیادہ تھی۔ یہ صرف اشتہار کے ذریعے ہوتا ہے جس کا ڈیوٹی کی واپسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا نقصان کی تلافی کی جاتی ہے اور منافع حاصل ہوتا ہے۔جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے کہ موقع ملنے کے باوجود حقیقت کا یہ گوشوارہ غیر متزلزل رہتا ہے جس کی وجہ سے جواب دہندگان نے اسے قبول کیا۔لہذا، ان معاملات کے حقائق پر ہمیں جواب دہندگان کو درخواست کنندگان کے ذریعے درآمد کردہ/کلیئر کیے گئے گلیجڈ نیوز پرنٹ پر بنیادی محصول ڈیوٹی واپس کرنے کی ہدایت کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی ہے، اس مدت کے دوران جہاں گلیجڈ نیوز پرنٹ پر محصول ڈیوٹی لگائی گئی تھی اور درخواست کنندگان سے کوئی بیان حلفی طلب کیے بغیر 15 فیصد سے زیادہ وصول کی گئی تھی۔دوسرے لفظوں میں، محترمہ رنجنا جھا کے بیان حلفی کی شق (سی) درخواست کنندگان کی طرف سے ادا کی گئی اضافی محصول ڈیوٹی کی واپسی کے لیے ایک شرط نہیں ہوگی جو کہ 1.3.89 سے 24.1.90 کی مدت کے لیے 15 فیصد تخمینہ اشتہارات سے زیادہ ہے۔

اب دلچسپی کے سوال پر آتے ہوئے، ہم فاضل وکیل ڈاکٹر گوری شنکر کی دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ان معاملات میں ادا کی گئی اضافی رقم کی واپسی کا معاملہ فریقین کے درمیان بندوبست سے پیدا ہوتا ہے۔لہذا، سود ایکٹ، 1978 یا محصولز ایکٹ، 1962 کی دفعہ 27اے توضیعات، جن پر فاضل وکیل نے انحصار کیا ہے، کا کوئی کردار نہیں ہوگا۔لہذا ہم اس حکم کے مطابق جواب دہندگان کی طرف سے کی جانے والی رقم واپسی پر سود کے دعوے کو مسترد کرتے ہیں۔

درخواست گزار کی طرف سے ڈبلیو پی 272/90 میں پیش کردہ بینک گارنٹی، اگر کوئی ہو، جیسا کہ فاضل وکیل نے کہا ہے، تاکہ درخواست گزار کے اپنے معاملے میں کامیاب نہ ہونے کی صورت میں تخمینہ اشتہارات کے علاوہ محصول ڈیوٹی کی وصولی کو یقینی بنایا جاسکے، اوپر بتائے گئے نتائج کے پیش نظر خارج ہو جائے گا۔

نتیجے میں، تحریری درخواستوں کو یہ کہتے ہوئے نمٹا دیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہان 1.3.89 کی مدت کے دوران درخواست کنندگان کے ذریعے درآمد/کلیئر کیے گئے چمکدار نیوز پرنٹ پر صرف 15 فیصد تخمینہ اشتہارات کی حد تک محصولات لگانے اور وصول کرنے کے حقدار ہیں۔ 24.1.90 تک اور ایسے معاملات میں جہاں جواب دہندگان نے 15 فیصد سے زیادہ تخمینہ اشتہارات وصول کیا ہے، اضافی محصول ڈیوٹی کا وہ حصہ درخواست کنندگان کو آج سے تین ماہ کی مدت کے اندر ہر معاملے میں واپس کر دیا جانا چاہیے، بغیر کسی بیان حلفی پر اصرار کیے۔ غیر منصفانہ افزودگی کے اصول کی بنیاد پر۔ ڈبلیو۔ پی۔ 272/90 میں دی گئی بینک گارنٹی، اگر کوئی ہو، خارج کر دی جائے گی۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

درخواستیں نمٹا دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document